شذرات

حال ہی میں Rebirth of a Nation: The origin and Rise of Moroccan Nationalism ,1912-1944 (ایک قوم کا حیاۓ نو: مراکشی قومیت کی اصل اور اس کا ارتقاء ۱۹۱۲ء - ۱۹۴۴ء) کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے، جس میں مصنف نے اس اہم سوال کا جواب دیا ہے کہ "وہ لوگ جن کے ہاں ۱۹۱۲ء تک قومیت کا مطلق کسی قسم کا کوئی احساس نہ تھا، کس طرح صرف بتّیس سال کے عرصے میں ۱۹۴۴ء میں قومی لحاظ سے اس قدر باشعور ہو گئے"۔ مصنف نے اہلِ مراکش میں اس احساس خودی و شعور قومیت کو پیدا کرنے والے اسباب و محرکات کا پتہ لگایا ہے۔ اور آخر میں موصوف جن نتائج پر پہنچے، اُن کا خلاصہ یہ ہے۔

وہ لکھتے ہیں: "مراکشی قومیت کی شروعات یوں ہوئیں کہ اہلِ مراکش میں سے منتخب اور ممتاز افراد نے محسوس کیا کہ اسلامی معاشرہ کی بعض مقدس اقدار و روایات کو، فرانس جو مراکش پر قابض ہو گیا تھا، تبدیل کرنے کے درپے ہے۔ اس کا ردِّ عمل ہوا۔ اور اس طرح مراکش میں پہلی دفعہ احساسِ قومیت اُبھرا۔ اسی زمانے میں مصر میں شیخ محمد عبدہٗ کی علمی قیادت میں تحریکِ سلفیہ چل رہی تھی، جس کے پیشِ نظر اسلامی عقائد کو سلف صالح کے مطابق بنانا اور انفرادی و اجتماعی اخلاق کی اصلاح تھی، مراکشی قومیت کے ارتقا میں اس سے بھی مدد ملی۔ مشہور شامی اہلِ قلم امیر شکیب ارسلان کے افکار نے بھی اسے متاثر کیا۔ اسی طرح دوسرے عرب ملکوں کے مفکروں کے اثرات بھی اس پر پڑے۔ اس دوران میں خود مراکش میں اہلِ علم و فکر پیدا ہوئے، جن میں سے مصنف نے دو کا ذکر کیا ہے۔ محمد الفاسی اور دوسرے محمد حسن الفیوزانی"۔

ایک مسلمان ملک میں قومیت کے شعور کا ابتدائے امر میں اسلامی جذبے کے تحت اُبھرنا صرف ایک مراکش سے مختص نہیں، بلکہ اکثر و بیشتر تمام مسلمان ملکوں میں قومیت کے شعور کو اسی طرح اسلامی جذبات ہی نے جنم دیا۔ اور جیسے جیسے اس شعور میں ترقی ہوتی گئی، اسلام کے قدیم علمی و فکری ورثے کی اشاعت کی طرف توجہ بڑھتی گئی۔ آج عرب ملکوں میں جس کثرت سے نئے علوم پر کتابیں چھپتی ہیں، اُس سے کہیں زیادہ کلاسیکی اسلامی ادب کی کتابیں چھپ رہی ہیں۔ اور کوشش یہ ہے کہ وہ اتنی کم قیمت پہ مہیا کی جائیں کہ قوم کے

(باقی صفحہ ۴۶ پر)